

# حابلانِ قرآن

## حضرت داؤد عمادیؑ

(جناب مولیٰ محمد عثمان صاحب عمادی بنی، ایس بی، علیگ)

أُولَئِكَ أَبَائِي فَجِئْنِي مِن مِّثْلِهِمْ  
إِذَا جَمَعْتُنَا يَا جَبْرِيْرُ الْمُحَاسِنِ

نہایت متبحر علامہ، صاحب الفضل والکرامہ، علوم قرآن و حدیث میں یگانہ، ادب و لغت میں یکتا زمانہ، تفقہ فی الدین میں فرد کامل، استنباط احکام میں مشار بالانامل۔  
اسم شفا | ایک شخص کو حضرت سے انکار تھا اور اس میں سخت اصرار تھا، ایک شب درود شکم میں مبتلا ہوا، جس قدر تدبیریں کی گئیں درود بڑھتا ہی گیا، اسی گھر میں حضرت کے ایک ارادت مند بھی فروکش تھے، عجز طیب و بقراری مریض پر ان کو رحم آیا۔ درود مند کو سیدھا لٹایا، بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ کے بعد، حضرت سید داؤد و طعام پانی ہضم، کہتے جاتے تھے اور اس کے شکم پر ہاتھ پھیرتے جاتے تھے، چند دقیقے میں درود جاتا رہا اور شفا ہو گئی، یہ کلمات اسی زمانہ سے آل عماد میں محمول بہ ہیں اور ہزار بار تہجد میں آپ پکے ہیں۔

مزار مبارک | روڈ ویسٹ سے کسی زمانہ میں میرزا جیون بیگ نے ایک آبگیر نکالی تھی جسے دپو کھر، کہتے ہیں اس کے دہانہ پر ایک مزرعہ ہے جو ہرہ آب ہونے کے باعث ہرہ مشہور تھا اور اب اسی کو سوئیت نے

اشباع کے ساتھ ہمارہ بنا دیا ہے، ہرہ وا بگیر کے مابین ایک افتادہ و بلند قطیعہ ہے جس کے گوشہ میں حضرت  
مخواب ہیں اور وہیں حضرت قطب بھی آسودہ استراحت ہیں، رضی اللہ عنہما۔

مجلس درس | مجلس درس ایک اخبار درسیں میں ہوتی تھی جس کا اثناٹ تک مدرس تھا، بیرون اخبار کچھ  
برقع پوش نیک عورتیں بھی سماعت درس کے لیے حاضر تھیں اور حاضرین کی خواہش تھی کہ ان جو اہل لائی  
سے کسی کے دامان گوش خالی نہ رہیں، اقتلاع خطاب کے ساتھ ہی ایک صاحب نے عرض کی: یا حضرت  
ان نیچی نظر والوں کو اونچا سنائی دیتا ہے، کوئی اطرش ہے کوئی بہرا، کوئی جس سے بے بہرہ، لہذا  
ضروری ہے کہ صوت خطاب جہوری ہو فرمایا:۔

کوئی گزنگاہ نہ بہرا۔ بِن سَوَاكْتُ لَكُمْ دَانَفُسِكُمْ اَمْرًا۔

تَرِنِ لِيَقُوب | بہانہ جویدں کو موقع مل گیا، فوراً بول اُٹھے:۔ یا حضرت، اسی کے بعد جو آیت ہے اس  
میں حضرت یعقوب ؑ کا برا حال دکھایا ہے کہ فراق یوسف میں اُنکی آنکھیں جاتی رہیں، اندھے ہو گئے،  
یہ تو پیغمبروں کی شان نہیں۔

یہ تو جزع و فزع کا اظہار ہے، اس سے تو انہی کی  
شکایت نکلتی ہے پیغمبروں کے لیے یہ مناسب  
نہیں، اُن پر تو یہ لازم ہے کہ رنج و غم و ضرر و  
رحمت ہر حال میں اپنے تمام معاملات کو اللہ ہی  
کے سپرد کیے رکھیں۔

لَا تَأْتِي هٰذَا الظَّهْمَ وَاللَّجْزَعُ، وَجَارِ عَجْرِي  
الْاِسْتَايْتَمُ مِنَ اللّٰهِ، وَانَّهُ لَا يَجْنُ  
بِالْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ يُحِبُّ عَلَيْهِمُ الرِّفْقُ  
اَمْرًا هَمُّ اِلَى اللّٰهِ فِي الْبِاسِ وَالضَّرَّاءِ  
وَحِينَ الْبِاسِ۔

فرمایا، پوری آیت یوں ہے:۔

وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا اَسْفَىٰ اَعْلَىٰ يٰوَسْفٰ  
وَ اَبْيَضت عِيْنَاهُ مِنَ الْحَزْنِ فَهُوَ

یعقوب ؑ نے اپنے بال بچوں سے منہ موڑ لیا اور  
کہا: یوسف پر ہائے افسوس، رنج سے یعقوب ؑ

کَظِيمٍ - قَالُوا يَا لَلَّهِ لَقَدْ كَرِهَ اللَّهُ لِيُفْرَقَ بَيْنَهُمَا لَمْ يُخَالِفْ وَلَئِنْ كُنَّا لَهُمْ أَقْرَابًا لَقَدْ لَعْنُوا لِيُفْرَقَ بَيْنَهُمَا لَمْ يُخَالِفْ وَلَئِنْ كُنَّا لَهُمْ أَقْرَابًا لَقَدْ لَعْنُوا لِيُفْرَقَ بَيْنَهُمَا لَمْ يُخَالِفْ

کی دونوں آنکھیں سفید ہو گئیں۔ یا ایں بہر وہ غم  
 کو کھلے اور بیچ کو دبا کر رہتے، سب نے کہا، تو  
 یوسف کو یاد کرنے سے باز نہ آئے گا جب تک کہ تیرے  
 جسم عقل میں فساد نہ آئے یا تو ہلاک ہونے والی  
 میں داخل ہو جائے، یعقوب نے کہا میں تو صرف  
 اللہ ہی کی جناب میں اپنی شکایت اور اپنے رنج  
 کو پیش کرتا ہوں اور اللہ کی نسبت جتنا میں جانتا

ہو، غم نہیں جانتے، اے میرے بچو، جاؤ جا کے یوسف اور اس کے بھائی کی آہٹ لو، اللہ کے فضل  
 سے ناامید نہ ہو، اللہ کے فضل سے بجز ان لوگوں کے جو کافر ہیں اور کوئی ناامید نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ سبحان اللہ و محمد سبحان اللہ واللہ اکبر

کیا غم ہے مزہ کا کہ طبیعت نہیں بھرتی

فراق میں مالہ، رنج و غم اللہ کے حوالہ، کلام اللہ کی یہی آیتیں یعقوب علیہ السلام کی کیا کیا

شائیں دکھاتی ہیں۔

با خدا پش ہو چہ خواہی کن

اللہ تعالیٰ نے انہیں کظیم فرمایا ہے یعنی رنج و غم سے زائد نزار تھے: اسپر بھی نہ بے صبر تھے

نہ بے قرار تھے۔

عرض حال کرتے ہیں تو اسی معبود مطلق سے، استغناء ہے تو خدا سے برحق سے نہ مخلوق سے

اعتناء غیر اللہ سے سروکار، بنوت کی بارگاہ ہے جہاں اللہ ہی اللہ ہے،

اللہ کے فضل پر اتنا وثوق ہے کہ یوسف کی سنائی سبھی سناتے ہیں مگر وہ کسی یقین نہیں لاتے

د فورِ فضل کی فراوانی بجز کرم کی بے پایانی پر جس کی نظر ہو وہ کسی بات سے کیوں مضطر ہو۔  
 سالہا سال گزر چکے ہیں گم گشتہ کا نشان تک مفقود ہے پھر بھی اللہ کے فضل سے ناامید  
 نہیں ہوتے۔ وع

نو امید مشوکہ نا امید کی کفر است

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى لَا	اللہ کی رحمت سے ناامیدی اسی وقت ہوگی
يُحْصَلُ إِلَّا إِذَا اعْتَقَدَ الْإِنْسَانُ -	جب انسان اعتقاد کرے کہ :-
إِنَّ الْآلَةَ غَيْرَ قَادِرٍ عَلَى الْكَمَالِ	اللہ اس کام کے پورے کرنے پر قادر نہیں
أَوْ غَيْرِهَا لَمْ يَجْمَعْ الْمَعْلُومَاتِ	یا تمام معلومات پر عادی نہیں
أُولَئِكَ بَكَرٍ لِمِ بَلْ هُوَ جَنِيلٌ	یا اللہ کریم نہیں بخیل ہے (معاذ اللہ)
وَكُلٌّ وَاحِدٌ مِنْ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ يَكْفِي	ان تینوں باتوں میں سے ہر ایک بات موجب کفر ہے
فَإِذَا كَانَ الْيَاسُ لَا يُحْصَلُ إِلَّا عِنْدَ حُضْرٍ	جب ناامیدی انھیں تینوں باتوں میں سے
أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ وَكُلٌّ وَاحِدٌ مِنْهَا	کسی ایک کا ثمرہ ہے تو ظاہر ہے کہ ناامید ہی ہوگا
كُفْرٌ نَبَتَ أَنْ الْيَاسُ لَا يُحْصَلُ إِلَّا مِنْ	جو کافر ہو اور خدا کی خدائی کا منکر
كَانَ كَافِرًا	ہو :-

فرمایا :- یعقوب علیہ السلام کی اس شان اور اس علو ایمان سے اللہ تعالیٰ مومنین کو تعلیم دیتا  
 ہے کہ خواہ کیسا ہی ابتلا نازل ہو مگر مومن کی یہی شان ہے کہ کسی حال میں بھی اللہ سے فاضل نہ ہو۔

دلہن ساکن بیت الحزن عجب وارد! کہ رو بجزرت حق در ہو آفرزند است  
 عرض کی یا حضرت ایک کے لئے تمام اولاد سے منہ موڑ لینا اور پھر حادثہ بن یامین کا پیش آئے  
 اور تاسف یوسف پر ہوں اس کے کیا معنی ؟

رونے سے ہیں کام کسی کی خبر آئے  
 فرمایا:۔ اَلَا سَيُيَبِّعُكَ اَلَا سَيُيَبِّعُكَ اَلَا سَيُيَبِّعُكَ  
 کہتا ہے:۔

لَقَدْ لَامَنِي عِنْدَ الْقُبُورِ عَلِيُّ الْبَيْكَا رَفِيقِي لَمَّا رَأَى الدَّمْعَ السَّوْفَكَ  
 (قبروں کے پاس رونے سے میرے ساتھی نے مجھے ملامت کی کہ اس اشک خون ریز سے کیا فائدہ ہے)  
 فَقَالَ ابْتُكَلِّي كُلَّ قَبْرِ رَأَيْتَهُ لَقَبْرِ ثَوِي بَيْنَ اللُّوِيِّ وَاللَّدَاكِ  
 (اُس نے کہا کہ کیا بات ہے کہ تو ایک خاص قبر کے لئے جو مقامات ثوی و دکادک کے درمیان ہے  
 جس قبر کو دیکھتا ہے رونے لگتا ہے) فَقُلْتُ لَهُ اِنَّا لَامَنِي يَبِّعُكَ اَلَا سَيُيَبِّعُكَ اَلَا سَيُيَبِّعُكَ  
 (میں نے جواب دیا کہ رنج سے رنج برا نگیختہ ہوتا ہے مجھے نہ چھیڑو میرے نزدیک تو یہ سب قبریں  
 مالک ہی کی ہیں)

حقیقت استرجاع | عوض کی: کیا یہ مناسب نہ تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام پر شدید مصیبت  
 نازل ہوئی تھی تو بجائے اظہار اُسف و حزن کے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہتے کہ پروردگار  
 کی جانب سے صلوات و رحمت کے مستحق ٹھہرتے اور مہندی بنتے۔

فرمایا:۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ استرجاع (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنا)  
 خصیصہ امت محمدیہ ہے لیکن یہ روایت قوی نہ ہوگی اس لئے کہ اِنَّا لِلّٰهِ سے مراد یہ ہے کہ اِنَّا مَمْلُوكُونَ  
 لِلّٰهِ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَنَا وَاَوْحَيْدَنَا (ہم اللہ ہی کی ملکیت میں اسی نے ہمیں پیدا کیا  
 اور وہی موجود میں لایا) اور اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ (ہم اسی اللہ کی جانب لوٹنے والے ہیں) اس میں  
 حشر اور قیامت کی جانب اشارہ ہے۔

کوئی خدا پرست قوم ممکن نہیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کے مفہوم سے بے خبر ہو۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اقوال ہیں :-

(۱) نصبرٌ جمیل -

(۲) عَسَىٰ لِلَّهِ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا -

(۳) إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ -

(۴) إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ -

(۵) وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ -

(۶) لَا تَأْتِي سُوَا مِنْ رُوحِ اللَّهِ

(۷) لَا يَأْتِي سِوَا مِنْ رُوحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمَ الْكَافِرُونَ -

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ کا پورا مفہوم موجود ہے۔

سفیدی چشم یعقوبؑ | رہی یہ بات کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں فرطِ گریہ سے

اندھی ہو گئی تھیں تو یہ بھی خلاف واقع ہے کلام اللہ میں غلبہ بکا سے آنکھوں کے سفید ہو جانے

کا تذکرہ ہے اندھے ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

جبکہ یہ غالب ہوتا ہے تو آنکھ میں آنسو بھر جاتا ہے

اس حالت میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سفیدی آب

دیدہ کے باعث گویا دیدے سفید ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ یعقوبؑ کی دونوں آنکھیں حُزْنِ

سے سفید ہو گئیں بطور کنایہ اس سے غلبہ بکا ہی مراد ہے۔

اس بات کے درست ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حُزْنِ کی تاثیر

گریہ غالب ہونے میں ہے نابینا ہو جانے میں نہیں ہے۔

وَعِنْدَ غَلْبَةِ الْبُكَاءِ يَكْثُرُ الْمَاءُ فِي الْعَيْنِ

فَتَصِيرُ الْعَيْنُ كَأَنَّهَا ابْيَضَّتْ مِنْ بَيَاضِ

ذَلِكَ الْمَاءِ

وقوله وَايْبَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ

كُنَايَةٌ عَنْ غَلْبَةِ الْبُكَاءِ

وَالذَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ هَذَا الْقَوْلِ أَنَّ

تَأْثِيرَ الْحُزْنِ فِي غَلْبَةِ الْبُكَاءِ لَا فِي حُصُولِ الْعَمَى

فالا حسن ان يجعل الابيضاض على غلبة  
البكاء على العسى -

اس لئے بہتر یہی ہے کہ آنکھوں کے سفید ہو جانے کو  
غلبہ بکا پر جمول کیا جائے، نا مینائی پر جمول کیا جائے۔

رد بصر | عرض کی :- فراق یوسف میں اگر یعقوب اندھے نہیں ہوئے تو قمیص یوسف کے لیجانے  
اور اس کے باعث دوبارہ بصیر ہو جانے کے کیا معنی ؟

اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَاَلْتَقُوا عَلَيَّ  
وَجِبِ ابْنِي يَأْتِ بِصِيرًا وَاَتُوْنِي  
بِأَهْلِكُمْ أَجْبَعِيْنَ -

یوسفؑ نے بھائیوں سے کہا میرے اس قمیص کو لے جا کے  
میرے باپ کے منہ پر ڈال دو ان میں بصارت آجائیگی  
اور تم لوگ اپنے تمام گھر والوں کو لے کے میرے پاس آ جاؤ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ  
أَبُوهُمَآئِي لَأَحِبُّدِرًا - نَحْ  
يُوسُفَ لَوْلَا ان تَفَنِدُونَ -

جب قافلہ جدا ہوا یعنی مصر سے کنعان کو چلا تو یعقوبؑ  
نے اپنے گھر والوں سے کہا :- مجھے تو حقیقت میں  
یوسفؑ کی ہوا آ رہی ہے ان کی خوشبو پارہا ہوں اگر  
تم مجھے خرافت سے منوب نہ کرو۔

فَلَمَّا ان جَاءَ الْبَشِيرُ الْفَقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ  
فَارْتَدَّ بِصِيرًا  
قَالَ الْمَرَاؤِدُ لَكُمْ اِنِّي اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ  
مَا لَا تَعْلَمُونَ -

جب بشارت دینے والا آیا یوسفؑ کے قمیص کو  
یعقوبؑ کے منہ پر ڈال دیا تو پھر سے بصارت آ گئی۔  
یعقوبؑ نے کہا :- کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا  
کہ اللہ کی نسبت جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

تحقیق رد بصر | فرمایا :- آیات و روایات کے درمیان توفیق و تطبیق دی جا چکی ہے :-

علم یوسف ان اباء ما صاراعی  
الا انه من كثرة البكاء وضيق القلب  
ضعف بصره فاذا التقى عليه قميصه

یوسفؑ کو علم تھا کہ یعقوبؑ اندھے نہیں ہوئے  
البتہ کثرت گریہ و تنگدلی سے بصارت میں ضعف  
آ گیا ہے، میرے قمیص اگر ان پر ڈال دیا گیا تو ان کے

فلابدان ینشرح صدره وان یحصل  
فی قلبه الفرح الشدید و ذلک یعقوب  
الروح و ینزل الضعف عن القوى  
فحینئذ ینقوی بصره و ینزل عنه ذلک  
النقصان

سینہ میں انشراح پیدا ہوگا اور لامحالہ ان کے دل  
کو نہایت فرحت ہوگی۔ جس سے روح میں طاقت  
آیگی اور قوتوں میں جو ضعف آگیا ہے وہ زائل ہو جائیگا  
نتیجہ یہ ہوگا کہ بصارت قوی ہو جائیگی اور یہ نقصان جو  
بینائی میں اس وقت آچلا ہے جاتا رہیگا۔

وقوله فارتد بصیرا ای لما  
القوا القمیص علی وجهه و بشر  
بحیاء یوسف علیہ السلاء عظم  
فرحه و انشرح صدره و زالت  
احزانه فحس ذلك  
قوی بصره و نزل النقصان  
عنه۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ یعقوب کو پھر سے سوچنے اور  
دکھائی دینے لگا اس کے معنی ہیں کہ یعقوب علیہ السلام  
کے منہ پر جب قمیص کو ڈالا اور یوسف علیہ السلام کی  
زندگی کی انہیں خبر ہوئی تو بہت ہی خوش ہوئے  
سینہ جو منقبض ہو رہا تھا کھل گیا رنج و غم جاتے رہے  
جب کیفیت ہوئی تو بصارت میں بھی قوت آگئی اور  
قلت بصارت کی شکایت جاتی رہی۔

جب گلے سے گلے سارا کلا جاتا رہا

عبادت تا بہ یقین | فرماتے تھے کائنات کی ہر شے منطون ہے یقین صرف موت کا نام ہے  
حیف ہے کہ انسان ظن کے درپے رہے اور یقین سے غافل ہو جائے۔

مستفیدین نے سند پوچھی تو فرمایا:-

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ  
الْيَقِينُ۔

اپنے پروردگار کی اس وقت تک عبادت  
کرتے رہو جب تک کہ یقین نہ آجائے۔

عوض کی ایک جماعت صوفیہ تو اسی سے استدلال کرتی ہے کہ شان ربوبیت کے



کے متعلق انسان جب در یقین تک پہنچ جائے تو عبادات کی تکلیف ساقط ہو جاتی ہے۔  
فرمایا:-

(۱) یقین جو ظن کے بالمقابل ہے اُس کے لئے ایتیان نہیں لاتے۔

(۲) کلام عرب میں موت کو یقین بھی کہتے ہیں۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس نے یہاں یقین کی تفسیر موت سے کی ہے۔

(۴) القرآن یفسر بعضہ بعضاً۔ دیکھو کفار جہنم میں مبتلائے عذاب ہیں پوچھا

جاتا ہے 'مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ' یہ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی بہ عرض کرتے ہیں:-

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ' ہم نماز گزاروں میں سے نہ تھے ' وَلَمْ نَكُ نَطْعَمُ

الْمُسْتَكِينِ ' محتاج کو کھلاتے نہ تھے ' وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ۔ اور فوض کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی

اسی دھن میں لگے رہتے تھے 'حَتَّىٰ آتَانَا الْيَقِينَ'۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں موت آگئی

دیکھو یقین کے معنی بجز موت کے یہاں کچھ اور ہو ہی نہیں سکتے۔

ہندوستان میں عربی زبان کا واحد علم بردار

مجلہ الضیاء لکھنؤ

۹۰

ہر مہینہ بہترین علمی و ادبی تعلیمی مقالات پرنٹل پابندی وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے اور جس کے متعلق مما

عربی کے مشہور اخبارات اور سالوں نے گراں قدر خیالات ظاہر کئے ہیں 'مشاہیر ادباء مصر و شام اسکی تعریف میں طبع اللسان ہیں

ہندوستان ہند کے ممتاز اہل علم حضرات کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔ اور شمالی ہند و سندھ کے علاوہ جنوبی ہند 'عدن' 'خلیج فارس'

نیز دیگر عربی ممالک میں ذوق و شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ مدیر مول: مسعود عالم ندوی۔ نگران و سرپرست حضرت علامہ سید سلیمان ندوی مدظلہ العالی

قیمت ساٹھ روپے۔ ششماہی عا۔ مشہرین خط و کتابت کریں۔ نمونہ کار پر چارج ۲۰ کا منگٹ آنے پر روانہ ہوگا۔

مینجر الضیاء لکھنؤ